خطبہ جمعہ

بعنوان

دعوتِ دین میں تین طبقات

سلسلة منبر الحکمة

137

بتاریخ: 5 اپریل 2019

بمطابق: ۲۸ رجب ۱۴۴۰ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿أُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾ [النحل: ١٢٥]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث کیجیے جو سب سے اچھا ہے۔''

دعوتِ دین کی خدمت بجالانا بڑی سعادت کی بات ہے اور جو لوگ اس سے منسلک ہیں ان کی عظمت و مقام بلاشبہ دوسروں سے فائق و بالا ہے۔ دعوت و تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لیے کچھ امور ملحوظ رکھنا ضروری ہوتے ہیں، ان میں سے اہم ترین اَمر یہ ہے کہ داعی کو اپنے مخاطب کی ذہنی، علمی اور سماجی اہلیت اور حیثیت کا بخوبی اندازہ ہو۔ یہ معلوم ہونے کے بعد جب اس کے لیول اور مرتبے کے مطابق اسے دعوت دی جائے گی تو وہ زیادہ مفید بھی رہے گی اور مخاطب بھی اس کو بہ آسانی سمجھ سکے گا اور قبول کر پائے گا۔ اس خطبہ جمعہ کا یہ موضوع اسی اہمیت کی بنا پر منتخب کیا گیا ہے۔

داعی؛ دین کی دعوت، تبلیغ اور تعلیم دیتے وقت عموماً تین طرح کے لوگوں اور تین قسم کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے:

① عام اور سادہ لوگ ② دِین پسند لوگ ③ آزاد خیال اور لبرل لوگ

ان تینوں کی تفصیل الگ الگ سے بیان کرتے ہیں۔

① عام اور سادہ لوگ

ایسے لوگ جو بالکل سادہ اور عامی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو درس، وعظ اور تقریر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وغیرہ کے ذریعے تبلیغ کی جائے۔سادہ دِلی، لاعلمی اور صاف ذہن ہونے کی وجہ سے یہ لوگ نصیحت کو جلدی قبول کر لیتے ہیں۔ان کو جتنی زیادہ نصیحت کی جائے یہ اتنا ہی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ بھی بسا اوقات خوب نصیحت فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ سیدنا عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجرَ وَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمسُ، فَأَخبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ.

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔آپ ﷺ (منبر) سے اُترے، ہمیں نماز پڑھائی، پھر دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ اُترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔آپ ﷺ نے (اس خطبے میں) ہمیں وہ سب کچھ بتلا دیا جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونے والا تھا۔''

صحيح مسلم: 2892

آج اگر کوئی اتنا لمبا درس اور وعظ نہیں بھی سنتا تو کوئی بات نہیں، آپ دین کی بات بتانے کے لیے کچھ وقت طے کر لیں، خواہ تھوڑا سا ہی ہو، آپ معمول بنا لیں کہ میں آفس جاتا ہوں تو میں نے وہاں دو منٹ دِین کی بات کرنی ہے اور ان دو منٹوں میں اللہ کا پیغام اپنے ساتھیوں کو دینا ہے۔کسی کی اصلاح کے لیے اتنا وقت بھی کافی ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس طبقے کے لوگوں کو دعوت دینے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ داعی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عالم دین ہو، بلکہ ایک عام مسلمان بھی ان کو دعوت دے سکتا ہے، جیسا کہ ہمارے ہاں عوامی تحریکوں اور تبلیغی جماعتوں کا سلسلہ ہے۔ ان کے ساتھ منسلک عام لوگ بھی عمومی وعظ و نصیحت تو کرتے رہتے ہیں لیکن جب کوئی ان سے مسائل کے بابت دریافت کرتا ہے تو یہ اسے عالم کی طرف Refer کر دیتے ہیں۔

اہلِ خانہ کی تربیت:

اپنے اہلِ خانہ کے درمیان اپنی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزانہ کی بنیاد پر انہیں کوئی نہ کوئی دین کی بات بتاتے رہنا چاہیے۔ کھانے کے دسترخوان پر، صبح کی نماز کے بعد یا رات کو سوتے وقت کا کوئی ایک ٹائم منتخب کر لیجیے اور روزانہ مختصر سی نصیحت کو معمول بنا لیجیے۔ اس سے ایک تو اولاد کا مستقبل سنور جائے گا اور ان میں دینی و اخلاقی طور پر اچھی تبدیلی رونما ہو گی، دوسرا آپ اپنی مسئولیت سے بھی بخوبی طور پر عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوٓا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ [التحریم: 6]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچالو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس آگ پر سخت دل اور بہت مضبوط فرشتے مقرّر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے، اور جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے وہ فوراً بجالاتے ہیں۔''

رشتے داروں کو تبلیغ:

اسی طرح دعوتِ دین کے لیے اپنے اعزاء و اقرباء کے ساتھ ناتہ داری اور بے تکلفی سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان کو جتنا زیادہ ہو سکے اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ نبی ﷺ نے بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے دعوتی مشن کا آغاز ان ہی سے کیا تھا، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَـمَّـا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَـلَـى الـصَّـفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ - لِبُطُون قُرَيْشٍ - حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَـخْـرُجَ أَرْسَـلَ رَسُـولًا لِيَـنْـظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُـرَيْـشٌ، فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالوَادِي تُـرِيـدُ أَنْ تُـغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَـرَّبْـنَـا عَـلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَـذَابٍ شَـدِيدٍ، فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ، أَلِهٰذَا جَـمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ * مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ *﴾.

جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریب ترین رشتے داروں کو (عذابِ الٰہی سے) ڈرائیں۔'' [الشعراء: 214] تو نبی ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دینے لگے: ''اے بنوفہر! اے بنوعدی!'' اور دیگر قبائلِ قریش کو پکارنے لگے، حتیٰ کہ وہ سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تا کہ وہ معلوم کرے کہ کیا بات ہے؟ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبردار کروں کہ اس گھاٹی میں ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ مان لو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سنو! میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔'' یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارا دِن تباہی نازل ہو، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔اس کا مال اس کے کام نہ آیا اور نہ ہی اس کی کمائی نے اسے کوئی فائدہ دیا۔''

صحیح البخاری: 4770

انفرادی تبلیغ:

تمام اسالیب سے زیادہ مؤثر انسان کی شخصی دعوت ہوتی ہے کہ کوئی کسی کے پاس چل کر جائے اور اسے دِین کی دعوت دے۔اس کے لیے داعی حضرات اور کاروانِ دعوت کو بھیجا جاتا ہے جو مختلف علاقوں اور مختلف قسم کے لوگوں کے پاس جا کر انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں۔رسولِ کریم ﷺ بھی دین کی تعلیم وتبلیغ کے لیے صحابہ کو بھیجا کرتے تھے،جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا:

((إِنَّك سَتَـأْتِـى قَوْماً أَهْلَ كِتَابٍ ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلى أَنْ يَشْهَـدُوا أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ ، فَإِنْ هُـمْ أَطَـاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَـمْـسَ صَـلَوَاتٍ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلى فُقَرَائِهِمْ)) .

''یقیناً تو ایسے لوگوں کے پاس جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہیں،لہٰذا جب تو ان کے پاس جائے تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں،سو اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر روز وشب میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پھر اگر وہ اس بات میں بھی تیری اطاعت کریں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو پھر انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پرزکاۃ فرض کی ہے، جوان کے مالدارلوگوں سے وصول کی جائے گی اوران کے غریب لوگوں کودے دی جائے گی۔''

صحیح البخاری: 4347۔ صحیح مسلم: 19

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسٰى إِلَى اليَمَنِ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذَ بْنُ جَبَلٍ)).

''اے ابوموسیٰ! تم یمن جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔''

صحیح البخاری: 6923۔ صحیح مسلم: صحیح مسلم: 1733

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصرت اور تائید کے لیے ان کے پیچھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

یاد رہے کہ اس طبقے کے لوگوں کے لیے کوئی لمبے چوڑے دلائل اور فلسفوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انتہائی سادہ انداز میں بات کر کے، اعلیٰ اخلاق و کردار پیش کر کے، تحائف دے کر اور دعوتِ طعام کے ذریعے بھی ان کو دین کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔

② دِین پسند لوگ

دوسرے نمبر پر داعی، واعظ، مبلغ، معلم اور مربی کے مخاطب وہ لوگ ہوتے ہیں جو پہلے سے ہی دین کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ان کی تعلیم اور تربیت قدرے آسان ہوتی ہے۔ ان کے لیے دعوت کا اسلوب اور دلائل پہلے طبقے سے قدرے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ دلائل کا تقاضا بھی کرتے ہیں اوران کو سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ان کو بڑے ہی محتاط انداز میں پڑھانے، سکھانے اور سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ اگر یہ طبقہ اعتدال کی راہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے ہٹ جائے تو تعصب، تشدد اور فرقہ بندی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا انہیں معتدل مزاجی کے ساتھ قرآن و سنت کے ساتھ جوڑے رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔

مساجد میں تعلیم و تدریس:

ایسے لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لیے جس قدر مؤثر اور عمدہ میدان مساجد ہیں، اتنا کوئی اور نہیں۔ مساجد میں دروس کروائے جائیں، حلقات قائم کیے جائیں، خطبات و مواعظ کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی جائے۔ اسی طرح ترجمہ و تفسیر اور حدیث کی کلاسیں لگائی جا سکتی ہیں۔ قرآن سکھانے، تجوید کے ساتھ پڑھنے اور سمجھنے کے لیے مختصر کورسز کروائے جا سکتے ہیں۔ ان تمام صورتوں کی فضیلت نبی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يَعْلَمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ))

''جو شخص مسجد میں صرف اس ارادے سے جائے کہ وہ خیر و بھلائی کی کوئی بات سیکھے یا سکھائے گا تو اسے کامل حج کرنے والے حاجی کے ثواب کے مثل اجر و ثواب ملے گا۔''

المعجم الكبير للطبراني: 7473۔ صحيح الترغيب والترهيب: 86

تعلیمی اداروں میں تبلیغ:

اسی طرح تعلیمی اداروں میں دین کی دعوت بہت ہی مؤثر انداز میں دی جا سکتی ہے۔ اگر آپ معلم ہیں تو آپ میٹھی زبان، عمدہ نصیحت اور اچھے اندازِ گفتگو کے ساتھ اپنے سٹوڈنٹس کی تربیت کر سکتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے سبق میں سے کوئی صورت ایسی نکال لی جائے جو بچوں کی تربیت سے متعلقہ ہو یا کسی طالب علم میں اگر کوئی دینی یا اخلاقی کوتاہی دکھائی دے تو اس کا نام لیے بغیر عمومی اندازِ تخاطب کے ساتھ اصلاح کر دی جائے۔ اصل تعلیم یہی ہے اور اسی کے متعلق نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْعَامِلِ))

''جس نے علم سکھلایا، اس کو اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل کرے گا (اور) عمل کرنے والے کے اجر سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''

صحیح الجامع: 6611

اسی طرح آپ طلبہ کو علم کی اہمیت، فضیلت اور اس کے تقاضے بتلائیں کہ آپ پر لوگوں کی اصلاح اور انہیں اخلاقی وشرعی اقدار سے روشناس کرانے کی ذِمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہی علم سے منسلک لوگوں کی اس قدر فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيتِهٖ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ حَتّٰى يَرْجِعَ))

''جو بھی شخص اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے، فرشتے اس کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں، اس عمل سے خوش ہو کر جو وہ کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔''

صحیح الجامع: 5883

طلبہ کو داعی اور مبلغ بنانا:

طلبہ میں اس بات کا شعور اُجاگر کیا جائے کہ آپ پر صاحبِ علم ہونے کے ناتے سے دین کی تبلیغ اور تعلیم کی ذِمہ داری عائد ہوتی ہے اور بحیثیت مسلمان اس فریضے کی ادائیگی ہر شخص پر لازم ہے۔ صرف دنیوی تعلیم حاصل کر لینا اور دِینی تعلیم سے بے رغبتی اختیار کرنا رب تعالیٰ کی نفرت کا باعث بن سکتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ كُلَّ عَالِمٍ بِالدُّنْيَا جَاهِلٍ بِالآخِرَةِ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا علم تو رکھتا ہو (لیکن) آخرت کے بارے میں جاہل ہو۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح الجامع: 2328

لہٰذا طلبہ میں یہ شعور اور Awareness پیدا کی جائے کہ تم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ دین کی بنیادی تعلیم ضرور حاصل کرے اور پھر اس کی آگے تعلیم بھی دے اور جہاں تک ممکن ہو سکے معاشرتی تقاضوں کے مطابق اس کی تبلیغ وترویج بھی کرے۔

③ آزاد خیال اور لبرل لوگ

دورِ حاضر میں ایک طبقہ ایسا ہے جسے دین کے ساتھ برائے نام سی دلچسپی ہے، یعنی دِینی امور ان کی ترجیحات میں نہیں ہوتے، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ انہیں اگر خیر کی بات بتائی جائے تو وہ اسے قبول نہیں کریں گے، بلکہ ایسے ماڈرن طبقے اور آج کی نیو جنریشن (نئی نسل) میں بہت سی شرعی و اخلاقی کوتاہیاں صرف اس بناء پر پائی جاتی ہیں کہ انہیں کوئی صحیح طور پر بتلاتا ہی نہیں ہے کہ وہ جو کام کر رہے ہیں ان کے متعلق ہمارا دِین کیا حکم دیتا ہے۔ یہ مشاہدے کی بات ہے کہ اگر انہیں صحیح طور پر راہنمائی دی جائے اور انہیں دینی احکام کے ذریعے گائیڈ کیا جائے تو وہ بات کو قبول کرنے اور اپنا عمل درست کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ انہیں ان کی ذہنی سطح پر آ کر سمجھایا جائے اور ایسے انداز سے نصیحت کی جائے جس سے انہیں اپنائیت کا احساس ہو، نہ کہ انہیں سخت لفظوں سے ایسی تنبیہ کی جائے کہ وہ بیزار ہی ہو جائیں۔ مثال کے طور پر اگر ان میں کوئی ایسی عادات واطوار پائی جاتی ہیں کہ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تو انہیں بڑی محبت کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان سناتے ہوئے نصیحت کی جائے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا ، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارٰى ، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الإِشَارَةُ بِالأَصَابِعِ ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارٰى الإِشَارَةُ بِالأَكُفِّ))

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ دوسروں (یعنی غیر مسلموں) کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مشابہت اختیار کرتا ہے، تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت مت اختیار کیا کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا انداز انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا۔''

صحيح الجامع: 5434۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2194

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيرِنَا))

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے غیر کے طریقے پر عمل کیا۔''

صحيح الجامع: 5439۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2194

اگر آپ کسی نوجوان کو دیکھتے ہیں کہ اس نے داڑھی منڈوائی ہوئی ہے یا داڑھی کا ڈیزائن بنوایا ہوا ہے تو اسے بڑی عقیدت کے ساتھ سمجھائیں کہ پیارے بھائی یہ انداز غیر مسلموں کا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر اسے یہ حدیثِ مبارکہ سنائیں کہ:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ))

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔''

صحيح البخاري: 5892۔ صحيح البخاري: 259

اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ کسی نے بالوں کا ایسا سٹائل بنایا ہوا ہے کہ جس میں سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے ہیں اور کچھ کو باقی رکھا گیا ہے، تو اسے بڑی محبت کے ساتھ بتلائیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔''

نافع رحمہ اللہ نے قزع کا مفہوم ان الفاظ میں بیان فرمایا:

يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے۔''

صحيح مسلم: 2120

اگر کوئی نوجوان اپنے لباس، عادات واطوار، یا بول چال میں خواتین کا رُوپ دھارتا ہے اور کوئی لڑکی یہی کام مردوں کی طرح کرتی ہے تو اس کو بتلایا جائے کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

''رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کے لباس جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر بھی لعنت کی جو مرد کے لباس جیسا لباس پہنے۔''

سنن أبی داود: 4098۔ صحيح الجامع: 5095

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ)).

''نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی حرکات اپناتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی عادات اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔''

صحيح البخاری: 5886

اسی طرح طالبات کی اصلاح کی جائے جو اپنے حسن کے نکھار کے لیے اللہ کی تخلیق کی ہوئی صورت کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں، انہیں بتلایا جائے کہ آپ کا ایسا کرنا اللہ کی لعنت کا موجب ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللّٰهِ)).

''اللہ تعالیٰ نے بال گودنے اور گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اُکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، جو اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔''

صحيح البخاري: 5933- صحيح مسلم: 2124

موضوعات کا انتخاب:

اس طبقے کے لوگوں کو دعوت دینے کے لیے ان ہی موضوعات کا انتخاب کرنا چاہیے جو ان کے ذہنی وسماجی لیول اور علمی وفکری سطح کے مطابق ہو۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کاروباری لائن سے منسلک ہے تو اس کو مال کمانے کے حرام ذرائع سے اجتناب اور حلال اپنانے کی ترغیب دینی چاہیے، اگر کوئی بینک سے وابستہ ہے تو اس کو سودی معاملات کی قباحت اور شدت سے آگاہ کرنا چاہیے، اگر کوئی اعلیٰ عہدے پر فائز ہے تو اس کو رِشوت ستانی سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیے۔

نیز موجودہ دور کے انہیں عالمی فتنوں سے بھی باخبر رکھنا چاہیے، مثلاً انہیں الحاد، سیکولرازم اور لبرل ازم کی قباحتیں بتاتے ہوئے ان سے محفوظ رہنے کی تاکید کرنی چاہیے، بلکہ انہیں ان فتنوں کی سرکوبی کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ ان کے ذہنوں میں اگر اسلام کے متعلق اعتراضات ہوں تو انہیں نہایت حکمت اور خوش اسلوبی سے دُور کرنا چاہیے۔ ان کو اسلامی تعلیمات سے نابلد جان کر اصلاح کرنی چاہیے، نہ کہ فوراً سے فتویٰ لگا دینا چاہیے۔

اسی طرح انہیں ڈیموکریسی، کمیونزم، کیپٹل ازم، نیشنل ازم، ریشل ازم اور ہیومن ازم جیسے جتنے بھی عالمی نظام اور افکار ہیں ان سب کے متعلق انہیں درست آگاہی دیتے ہوئے اسلام اور ان کا موازنہ پیش کرنا چاہیے، پھر اسلام کی حقانیت کے بارے میں ان کی ٹھوس بنیادوں پر ذہن سازی کرنی چاہیے، تاکہ ان کے ذہن میں کسی طرح کا بھی کوئی اعتراض باقی نہ رہ جائے۔

سوشل میڈیا پر دعوت وتبلیغ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس طبقے کے لوگوں کو ان ہی کے انداز اور طریقے سے سمجھانے کے لیے پروجیکٹر، سکرین، ایل سی ڈی اور ایل ای ڈی وغیرہ کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی بات سمجھانے کے لیے یہ بڑے مؤثر ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آج کے ٹیکنالوجی کے دور میں دعوتِ دین کے لیے سوشل میڈیا کا میدان بہت مؤثر اور بہتر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تین ارب لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، ساڑھے سات سو ملین ویب سائٹس موجود ہیں، اسی طرح یوٹیوب پر پچھتر لاکھ ویڈیوز موجود ہیں اور روزانہ چار ارب لوگ اس کو وِزٹ کرتے ہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس قدر زیادہ تعداد میں ویب سائٹس اور پھر ان کے یوزرز کی اتنی کثیر تعداد، اور یوٹیوب کا ایک وسیع وعریض نیٹ ورک اور بے پناہ وِزیٹرز۔ اگر اس میدان کے ماہرین اس کو دعوتِ دین کے لیے منتخب کر لیں تو وہ دین کی بے پناہ خدمت انجام دے سکتے ہیں اور آج کے دور میں دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس میدان کو اپنانا اور کور کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور اس کے تمام میادِین کو بروئے کار لانا چاہیے، یعنی موبائل میسجز کے ذریعے دین کی تبلیغ کی جا سکتی ہے، واٹس ایپ، فیس بک اور ٹویٹر کے ذریعے دِینی آڈیوز، ویڈیوز اور لٹریچرز دوسروں کو بھیجے جا سکتے ہیں، اس کے علاوہ اگر ممکن ہو سکے تو میڈیا چینلز، ریڈیو اور کیبلز کے ذریعے بھی دین کی دعوت کو لاکھوں، کروڑوں لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ صرف فیس بک پر ہی کروڑوں لوگ اپنے اپنے نظریات، عقائد، سوچ وفکر اور تاثرات دوسروں تک بآسانی پہنچا رہے ہیں جبکہ ان میں سے بہت سے لوگ غیر حقیقی اور جھوٹ پر مبنی باتوں کی نشر واشاعت بھی کر رہے ہوتے ہیں، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی یہ پیشینگوئی پوری ہو رہی ہے کہ:

((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتُ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ))، قِيلَ: وَمَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: ((الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ))

''عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بد دیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار کو بد دیانت کہا جائے گا، اور رُوَيْبِضَة باتیں کریں گے۔'' پوچھا گیا: رُوَيْبِضَة (کا مطلب) کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حقیر آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔''

سنن ابن ماجه: 4036

تو ایسے حالات میں اس اَمر کی اشد ضرورت ہے کہ جہاں جھوٹ کی ترویج کرنے والے موجود ہیں وہاں حق کی دعوت دینے والے بھی اپنا کردار ادا کریں اور اس میدان کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے اور بندے بندے تک دین کا پیغام پہنچائیں۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ: ((لَا إِلٰه إِلاَّ اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ))، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

''نبی ﷺ (ایک دِن) ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: لا الٰہ الا اللہ! عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہوگی جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی اُنگلیوں سے حلقہ بنایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھیل جائے گی۔''

صحیح البخاری: 3598، 3346۔ صحیح مسلم: 2880

یعنی نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود جب برائی بہت عام ہو جائے گی تو ہلاکت و بربادی لوگوں کا مقدر بن جائے گی، اور یہی صورتِ حال آج کل دیکھنے میں آ رہی ہے کہ سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے الحاد، لادینیت، جھوٹ اور فحاشی وعریانی عام ہو چکی ہے اور بلاشبہ یہ فتنوں کا دور ہے اور رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا))

''تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) فتنوں سے پہلے پہلے اعمال کر لو۔ (کیونکہ ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، وہ اپنا دِین دُنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔''

صحیح مسلم: 118

لہٰذا اس میں داعیانِ دین پر ذِمہ داری بھی اسی قدر زیادہ آن پڑتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں، لوگوں کو حق کی پہچان کرائیں، انہیں راہِ راست پر لائیں اور ان کا ربِ کریم سے تعلق جوڑیں۔

چند ضروری امور:

اس عظیم کام کو کرنے کے لیے سلیقے بھی عظیم ہی اختیار کرنے چاہئیں، جس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے:

1......سب سے پہلے تو خود علم حاصل کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ بے علم داعی؛ فائدہ مند ثابت ہونے کے بجائے دین کے لیے نقصان دہ ثابت ہو جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ [محمد: ١٩]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جان لیجیے کہ وہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔''

یعنی لوگوں کو توحید کی دعوت دینے سے پہلے خود توحید کا علم حاصل کیجیے اور اس کے تقاضے سمجھئے، تاکہ آپ لوگوں کو بھی شرح صدر کے ساتھ دعوت دے سکیں۔

2......اس کے بعد ضروری ہے کہ دِین کی جس بھی بات کا آپ کو علم ہو وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے، خواہ وہ ایک آیت یا ایک حدیث ہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً))

''میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی ہو۔''

صحیح البخاری: 3461

3......تیسری اور نہایت ضروری بات یہ ہے کہ دین کی دعوت نہایت حکمت اور اچھے انداز سے دینی چاہیے، جس سے مخاطب کو کسی قسم کی اپنی ہتک، بے دِینی، جہالت یا بے حیثیتی کا احساس نہ ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أُدْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾ [النحل: ١٢٥]

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور ان کے ساتھ ایسے انداز میں مباحثہ کیجیے جو سب سے اچھا ہو۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے شخص کو کس طرح یہ کام کرنا چاہیے؟ تو انہوں نے فرمایا:

يَأْمُرُ بِالرِّفْقِ وَالْخُضُوعِ، إِنْ أَسْمَعُوهُ مَا يَكْرَهُ لَا يَغْضِبُ فَيَكُونُ يُرِيدُ يَنْتَصِرُ لِنَفْسِهِ.

''وہ نرمی اور انکساری سے (نیکی کی) ترغیب دے، اگر لوگ اس کو (جواب میں) ایسی باتیں سنائیں جو اس کو ناگوار گزریں تو وہ غصہ نہ کرے، سو جب وہ (اس کا) ارادہ کرلے گا تو اپنے آپ کو کامیاب کرلے گا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

النضرة: 539

4......دعوت دینے میں اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں بلکہ تسلسل، مستقل مزاجی اور درد دل سے دعوت دیتے رہیں، تا آنکہ وہ راہِ راست پر آ جائے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَاماً﴾ [العنكبوت: ١٤]

''آپ ان میں پچاس کم ایک ہزار سال رہے۔''

یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دین کی دعوت دی اور بالکل بھی دِلبرداشتہ نہیں ہوئے، حالانکہ اتنی لمبی مدت کی محنت کے بعد بہت کم تعداد ہی اسلام لائی، لیکن آپ مسلسل اور مستقل مزاجی سے لگے رہے اور بار بار اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔

آخری بات:

ہم میں سے ہر شخص، خواہ وہ عالم ہو یا عامی ہو، یہ بات ذہن نشین کر لے کہ لوگوں کو نیکی کی ترغیب دینے اور برے کاموں سے روکنے کی ذِمہ داری ہر ایک مسلمان پر عائد ہوتی ہے۔ جو شخص جتنا علم رکھتا ہے، خواہ ایک آیت یا ایک حدیث ہی جانتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اسی کی تبلیغ کرے، لوگوں کو اس کا بتائے، نیز برا کام ہوتا دیکھے تو اس کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے، اور اگر کہیں کسی اچھے کام میں کوتاہی دیکھے تو اس کے متعلق بھی لوگوں کو تلقین کرے، کیونکہ خیر کے کاموں کی تبلیغ اور دعوت صرف علماء حضرات کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان اس نیکی میں حصہ لے سکتا ہے اور اس کی بھلائی کی بات کو جتنے لوگ سن کر عمل کریں گے، ان سب کے برابر اس کو اجر و ثواب ملے گا، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ضَلَالَةٍ كَـانَ عَـلَيْـهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

صحیح مسلم: 2674

لہٰذا اس اَمر کو یقینی بنائیں کہ آپ کا قول وفعل بھلائی کی ہی دعوت دینے والا ہو، نہ کہ برائی کی، تاکہ آپ اجر وثواب کے ہی مستحق ٹھہریں، سزا اور عذاب کے نہیں۔

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر ادارہ)
03015989211

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
حافظ محمد کوثر زمان (ناظم ادارہ)
03014843312

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com